مرویات سیرت میں امام زہریؒ کا منہج واسلوب

*ڈاکٹر احسان الرحمٰن غوری

**محمد منشاء طیب

Seerat study is most cherished discipline of learning science the very outset of Islam. Among others, Ismam Zuhri holds a very significant position in narrating different aspects of the Holy Prophet Mohammad (pbuh). Being a follower of the companions (Taba'i), Imam Zuhri has access to first hand knowledge of seerah. He is well known for his contribution in narrating the life of the Prophet. Imam has composed his narrations in the light of Quranic record relevant to particular incident of the life of Prophet. He mentiones the names of narrators from whom he narrates most often. Imam is very meticulous in presenting the dates of certain incidents in Prophet's life, and provides names of the companions who accompanies the Prophet in some Battles. In short, Imam Zuhri is no doubt a pioneer in narrating seerah account in most reliable way.

(الف) امام زہریؒ کا تعارف وابتدائی حالات

۱۔تاریخ پیدائش اوراسمِ گرامی:

امام زہریؒ کا اسمِ گرامی محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ الاصغر بن شہاب ہے۔کنیت ابوبکراور ایک مکی قبیلے ''بنوزھرۃ'' سے تعلق کی وجہ سے ''زہری'' کی نسبت سے مشہور ہیں۔(۱) آپ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں کئی اقوال ہیں۔ جن میں سے چار مشہوراقوال ۵۰ ہجری (۲)،۵۱ ہجری (۳)،۵۶ ہجری (۴)اور۵۸ ہجری(۵) کے ہیں۔ان میں سے دوسراقول سب سے راجح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اکثر مؤرخین (۶) کے بقول آپ کی تاریخ وفات کا سال ۱۲۴ہجری ہے اور بوقت وفات آپ کی عمر بہتر (۷۲) سال تھی ،جیسا کہ امام واقدی(۷)اوراکثر مورخین(۸) کے اقوال سے صراحت ہوتی ہے۔لہذا اگر آپ کی عمراور تاریخ وفات کو مدنظر رکھا جائے تو آپ کی تاریخ ولادت ۵۱ہجری ہی راجح معلوم ہوتی ہے۔

۲۔ابتدائی حالات

امام زہریؒ کی تمام ابتدائی زندگی مدینہ منورہ میں گزری۔آپ کی زندگی کی ابتدا فقروفاقہ کے لبادے

*اسسٹنٹ پروفیسر،شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

**پی ایچ ڈی سکالر،شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں ہوئی۔عسرتِ حالات کی بنا پر گزراوقات مشکل ہوگیا۔بالآخر جب قرض کے بوجھ تلے دبنے لگے تو دمشق کا رخ کیا۔وہاں عبدالملک بن مروان (خلیفۂ وقت) نے نظرِ کرم فرمائی اور تمام قرض کی ادائیگی ممکن ہوئی۔(۹)

۳۔طلبِ علم اور آپ کی مساعی

آپ کے طلبِ علم کی ابتداء حفظ قرآن سے ہوئی۔آپ نے صرف ۸۰ ایام میں قرآنِ کریم حفظ کر لیا۔(۱۰) اس کے بعد علم الانساب کی طرف متوجہ ہوئے اور کچھ عرصہ عبداللہ بن ثعلبہ سے علم الانساب کی تعلیم لیتے رہے۔عبداللہ بن ثعلبہ کے پاس آپ کو رئیس التابعین سیدنا سعید بن مسیّب کی جلالتِ علمی کا تعارف ہوا اور آپ علمِ حدیث میں ان کے خوشہ چین بن گئے۔(۱۱) آپ متواتر دس سال سیدنا سعید بن مسیّب کے ساتھ وابستہ رہے۔(۱۲)

امام زہریؒ نے حصولِ علم کے لیے بہت محنت اور جدوجہد سے کام لیا۔ابراہیم بن سعد زہریؒ فرماتے ہیں ''ابن شہاب علم میں ہم سے اس لحاظ سے برتر تھے کہ ہم مجلسوں میں ادب سے بیٹھتے تھے اور ابن شہاب سینے پر چادر سمیٹ کر بیٹھ جاتے اور جو دل میں آتا پوچھتے جبکہ ہم نوعمری کے لحاظ میں ہی رہ جاتے۔(۱۳) اسی طرح ابراہیم کے باپ سعد زہری فرماتے ہیں کہ ابن شہاب ہر مرد وعورت اور بچے و بوڑھے سے سوال کرتے تھے۔لوگوں کے گھروں میں جاتے حتیٰ کہ پردہ نشین عورتوں سے بھی سوال کرتے تھے۔(۱۴) صالح بن کیسان فرماتے ہیں:

> میں اور زہری طلبِ علم کے لیے نکلتے تو زہریؒ کہتے آؤ! احادیث لکھ لیں تو ہم نے احادیثِ رسولؐ لکھ لیں زہریؒ نے کہا صحابہ کے اقوال بھی لکھ لیں انھوں نے لکھ لیا مگر میں نے نہیں لکھا۔ چنانچہ وہ کامیاب رہے اور میں ناکام رہا۔(۱۵)

۴۔علمی مقام ومرتبہ اور معاصرین کی آراء

علمی میدان میں امام زہریؒ اس مقام ومرتبہ تک پہنچے جہاں ان کا کوئی بھی ہم عصر رسائی حاصل نہ کر سکا۔ فنِ مغازی وسیر میں امام زہری کی جلالتِ علمی کا اعتراف ان کے معاصرین بھی تھا۔ان کی جلالتِ علمی کی بنا پر کثیر محدثین اور ان کے ہم عصر فاضلین نے ان کے علم وفضل کا اعتراف یوں کیا ہے۔

سیدنا امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''جب زہریؒ مدینہ میں داخل ہو جاتے تو ان کے جانے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تک کوئی بھی عالم حدیث بیان نہیں کرتا تھا۔''(۱۶)

عمرو بن دینار فرماتے ہیں''حدیث کے معاملے میں، ابن شہاب سے بڑھ کر کوئی صاحبِ بصیرت انسان نہیں دیکھا۔''(۱۷)

امام مکحول فرماتے ہیں''سننِ ماضیہ کے بارے امام زہریؒ سے بڑھ کر جاننے والا میں نے نہیں دیکھا۔''(۱۸)

ابن اکیمۃ فرماتے ہیں''اگر امام زہریؒ نہ ہوتے تو بہت سی سنتیں ضائع ہوجاتیں۔''(۱۹)

سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا:

''کیا تم علم کے لیے ابن شہاب کے پاس جاتے ہو؟ لوگوں نے کہا ''ہاں'' آپ نے فرمایا! ان کے پاس جایا کرو کیونکہ سننِ ماضیہ کے بارے ان سے بڑھ کر جاننے والا کوئی نہیں۔''(۲۰)

امام لیث بن سعد امام زہریؒ کے بارے میں فرماتے ہیں:

''میں نے ابن شہاب سے زیادہ جامع اور کثیر علم عالم نہیں دیکھا وہ جس بھی میدان مثلاً اخبارِ عرب، ترغیب، انساب، انبیاء، اہل کتاب اور قرآن وسنت وغیرہ کے بارے گفتگو کرتے تو میں کہتا شاید ان کا حقیقی میدان یہی علم ہے۔''(۲۱)

۵۔امام زہریؒ کے اساتذہ

امام زہریؒ کے حصولِ علم کا زیادہ دارومدار چار شیوخ پر ہے جن کو وہ ''بحور اربعۃ'' قرار دیتے ہیں۔

عن معمر قال سمعت الزهری یقول ''أدرکت من قریش أربعة بحور سعید بن المسیب و عروة ابن زبیر و أبا سلمة بن عبدالرحمن وعبید الله بن عبدالله بن عتبة.(۲۲)

ابتداء آپ نے صرف مذکورہ بالا قریشی شیوخ سے علم حاصل کیا پھر ایک مرتبہ خلیفۂ وقت عبدالملک بن مروان کے اکسانے پر آپ نے انصاری شیوخ خارجہ بن زید بن ثابت، عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریۃ اور دیگر شیوخ سے بھی اخذ واستفادہ کیا۔

امام زہریؒ نے سیرت نگاری میں صرف قریشی اساتذہ سے اخذ واستفادہ پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انصار اور دیگر اساتذہ سے بھی اکتسابِ علم کیا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

٦۔ امام زہریؒ کے مشہور تلامذہ

امام زہری کے تلامذہ میں یوں تو بہت سے اکابر محدثین اور فقہاء کا نام آتا ہے جن میں امام مالکؒ جیسے کبار محدثین بھی شامل ہیں۔امام مالک نے موطا امام مالک میں امام زہریؒ سے بہت سی مرویات بھی نقل کی ہیں لیکن امام زہریؒ کے تین شاگرد ایسے ہیں جنھوں نے فنِ مغازی وسیر میں وہ کارنامہ سرانجام دیا ہے جسے اساس اور بنیاد کی حیثیت حاصل ہے۔یہ تین اساطین علم معمر بن راشد صنعانی، موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحاق ہیں۔ان تینوں حضرات نے امام زہری کی روایات سیرت کو جمع کیا اور اگلی نسل تک منتقل کیا ہے۔

(ب) فنِ سیرت نگاری اور امام زہریؒ:

١۔ امام زہریؒ بطور اولین سیرت نگار

امام محمد بن مسلم بن شہاب الزہری اولین سیرت نگار ہیں جنھوں نے سیرت نگاری کے لیے ابتدائی خطوط، سانچہ، متعین ڈھانچہ اور ابتدائی نمونہ (proto type) فراہم کیا۔آپ سیرت نگاروں کے قائدین میں سے ہیں۔امام زہریؒ علمائے تابعین میں دینی وعلمی جامعیت میں بے مثال تھے۔مختلف کتب میں بکھری آپ کی مرویات سیرت پر مجموعی نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ سیرت النبی کے تمام مراحل سے متعلق امام زہری کی روایات موجود ہیں۔زمانہ قبل اسلام سے لے کر حیات النبی، مکی زندگی کے حالات، ہجرتِ مدینہ، مغازی رسول اور فتح مکہ کے بارے میں تفصیلی روایات امام زہری کی سند سے مختلف کتب حدیث وسیر میں موجود ہیں۔اسی طرح آپ کی مرض الموت، وفات النبی، سفارتی سرگرمیوں اور دیگر وفود کی آپ کے پاس آمد سے متعلقہ روایات سیرت میں بھی امام زہری کی سند سے مختلف روایات پائی جاتی ہیں۔

امام زہری کی مرویات سیرت کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے سیرت نگاری میں تاریخی تسلسل کے مطابق واقعات سیرت کا تذکرہ کیا اور اہم واقعات کی تاریخیں بھی ذکر کیں ہیں۔سیرت نگاری کے باب میں آپ کی کچھ ایسی خصوصیات بھی ہیں جو متقدمین کے ہاں ناپید ہیں مثلاً آپ نے سیرت میں صرف مغازی رسول کو موضوع نہیں بنایا بلکہ دیگر واقعات سیرت کو بھی سیرت کا حصہ قرار دیا اور بوقتِ ضرورت واقعات سیرت سے مستنبط احکام کا بھی تذکرہ کیا مثلاً تقسیم فئی خیبر کا واقعہ، اسی طرح نبی اکرم کی خَلقی و خُلقی صفات، اسماء اور لباس وانگوٹھی وغیرہ کا تذکرہ، نیز واقعات سیرت کی جزئیات کی تفصیل بھی نہایت استقصاء کے ساتھ فراہم کی۔امام زہری صرف تاریخی وقائع نگار نہیں تھے بلکہ سیرت نگاری میں احادیثِ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

رسولؐ سے بھی استفادہ کرتے تھے۔

امام زہریؒ کی پیش کردہ روایات واقعاتی معلومات سے بھرپوراور آپ کا اسلوب مستقل، بین، بسیط اور ترکیب سے مزین ہے آپ کی سیرت نگاری نبوی حالات وواقعات کے مطابق اور مبالغے سے پاک ہے۔

۲۔امام زہری کی کتاب المغازی

امام زہری کا شماران سیرت نگاروں میں ہوتا ہے جنھوں نے فن سیرت کو اعلی وارفع مقام تک پہنچا دیا۔ ان کا کارنامہ صرف یہ نہیں کے انہوں نے سیرت کے موضوع پر کتاب لکھی بلکہ انہوں نے سیرت نگاروں کی ایک جماعت تیار کردی جیسے موسی بن عقبہ، اور محمد بن اسحاق وغیرہ۔دوسری صدی ہجری تک لکھی جانے والی کتب سیرت میں سب سے زیادہ اخذ واستفادہ امام زہری سے کیا گیا۔اس وقت تک لکھی جانے والی متعدد کتب سیرت کا سلسلہ اسناد امام موصوف ہی پر جا کر ختم ہوتا ہے۔

امام سہیلی نے امام زہری کی کتاب سیرت کو سیرت کی اولین کتاب قرار دیا ہے۔امام موصوف نے نبی علیہ الصلوٰۃ کا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کا واقعہ امام زہریؒ کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔امام سہیلی نے مذکورہ واقعہ کا ذکر کر کے مزید مزید لکھا ہے کہ امام زہری کی کتاب سیرت تاریخ اسلام میں سیرت کے موضوع پر سب سے پہلی تالیف کی جانے والی کتاب ہے۔(۲۳)

چند دیگر روایات بھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ امام زہریؒ کے پاس کوئی کتاب یا صحیفہ تھا۔امام ابو زرعہ امام اوزاعی سے بیان کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: یحییٰ بن ابی کثیر نے مجھے ایک صحیفہ دیا اور کہا کہ میری طرف سے اسے روایت کرو اور زہریؒ نے بھی مجھے ایک صحیفہ دیا اور کہا کہ میری طرف سے اسے روایت کرو۔(۲۴)

ابن الاثیر نے ''اسد الغابۃ'' میں سعد بن المنذر انصاری کے حالاتِ زندگی میں بیان کیا ہے کہ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین مثلاً ابن مندہ وغیرہ نے کہا ہے کہ سعد بن منذر انصاری عقبہ اور بدر میں موجود تھے۔ابونعیم کہتے ہیں کہ:''میں نے ان (سعید بن منذر) کا عقبہ میں حاضر ہونے کا تذکرہ زہری اور ابن سحٰق کی کتاب میں نہیں دیکھا۔(۲۵) اسی طرح حافظ ابن کثیر بھی مغازی یا سیر میں امام زہری کی کتاب کا ذکر کرتے ہیں۔(۲۶) حاجی خلیفہ بھی ''کشف الظنون'' میں امام زہریؒ کی کتاب کا ذکر کرتے ہیں۔(۲۷)

مذکورہ صدر شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ امام زہریؒ کے پاس کوئی کتاب سیرت یا صحیفہ موجود تھا لیکن امام زہری سے منسوب کتاب المغازی اب نایاب اور ناپید ہے۔البتہ ان کی مرویات سیرت موسی بن عقبہ،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

معمر بن راشد اور محمد بن اسحاق کی سندوں سے کتب حدیث و سیر میں موجود ہیں۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں صراحت کی ہے کے مغازی موسیٰ بن عقبہ امام زہری کی روایات کا مجموعہ ہے۔ اسی طرح قاضی اطہر مبارک پوری معمر بن راشد کی کتاب المغازی کو امام زہری کی کتاب المغازی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

ان کی کتاب المغازی زہری کی کتاب المغازی کا نسخہ ہے۔ (۲۸)

عبدالرزاق بن ہمام صنعانی نے اپنے استاد معمر بن راشد کی کتاب المغازی کو روایت کر کے اس میں دوسری روایات کو بھی شامل کر لیا ہے۔ یہ کتاب المغازی عبدالرزاق بن ہمام صنعانی کی طرف منسوب ہوئی اس کتاب کا بیشتر حصہ بھی معمر بن راشد کی روایت سے امام زہری کی کتاب المغازی کا ہے۔ اس کی زیادہ تر مرویات عبدالرزاق بن ہمام صنعانی عن معمر عن الزہری کی سند سے ہیں۔ قاضی اطہر مبارک پوری مصنف عبدالرزاق کے حوالے سے لکھتے ہیں کتاب المصنف کی اشاعت کے بعد زہری کی کتاب المغازی کا بیشتر حصہ محفوظ ہو گیا ہے۔ (۲۹)

مذکورہ بالا بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اگرچہ امام زہریؒ کی مغازی و سیر پر مبنی کتاب موجود نہیں البتہ متعدد دلائل سے معلوم ہوتا ہے کے ان کی لکھی ہوئی کتاب المغازی موجود تھی۔ اس کتاب میں سیرت کے تمام پہلوؤں سے متعلق مرویات موجود تھیں۔

(ج)۔ روایات مغازی میں امام زہریؒ کا منہج

امام زہریؒ کی روایات پر نظر ڈالنے سے پتا چلتا ہے کہ امام صاحب نے معلومات سیرت بیان کرنے میں ایک واضح اسلوب اور عظیم الشان منہج اختیار کیا ہے۔ ان کے اس منہج کو درج ذیل نکات میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

ا۔ قرآنی آیات سے استشہاد

قرآنِ کریم سیر و مغازی کا مصدرِ اول ہے۔ اس لیے امام زہریؒ بعض واقعات کو بیان کرنے کے لیے قرآنی آیات کو بطورِ استشہاد ذکر کرتے ہیں اور کوئی ایسا غزوہ نہیں ہے، جس کے بارے میں واضح آیات ہوں اور امام زہریؒ نے اس غزوہ کے بیان کرنے میں آیاتِ قرآنی سے استشہاد نہ کیا ہو۔ یہودی قبیلہ بنو قینقاع کو جب مدینہ سے جلاوطن کیا گیا تو اس واقعے کی روایت نقل کرتے ہوئے امام واقدی نے امام زہریؒ کی روایت نقل کی ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قال الواقدی فحدثنی محمد بن عبدالله عن الزهری عن عروة قال لما نزلت هذه الآية

﴿وإما تخافن من قوم خيانة فانبذ إليهم على سواء إن الله لا يحب الخائنين﴾(۳۰) فسار إليهم رسول الله بهذه الآية (۳۱)

امام واقدی محمد بن عبداللہ کے واسطے سے زہری سے بیان کرتے ہیں وہ عروہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وإما تخافن من قوم خيانة فانبذ إليهم على سواء إن الله لا يحب الخائنين تو اس آیت کے نزول کی وجہ سے بنوقینقاع کی طرف تشریف لے گئے۔

امام زہریؒ نے بعض جگہ یہ بھی اہتمام کیا ہے کہ سیرت سے متعلقہ واقعہ کے بارے نازل ہونے والی قرآنی آیات کی نشاندہی کی جائے اور ان کا سبب نزول بھی بیان کیا جائے۔امام زہریؒ سیدنا عروۃ بن زبیر رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ آیتِ مبارکہ ﴿یایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم أولیاء﴾ (۳۲) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے بارے نازل ہوئی جب انھوں نے کفارِ مکہ کو خط لکھا تھا۔(۳۳)

۲۔اکثر روایات میں التزامِ اسناد

امام زہریؒ عہدِ نبوی سے قربت کی وجہ سے بعض روایات براہ راست صحابہ کرامؓ سے بیان کرتے ہیں جیسا کہ انس بن مالکؓ، جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض غزوات وسرایا میں شرکت کی اور اسی طرح اکثر روایات کبار تابعین، خاص طور پر سعید بن مسیّب، اور عروہ بن زبیر وغیرہ سے اخذ کرتے ہیں اور یہ ان خصوصیات میں سے ہے جن سے ان کی سند عالی بن جاتی ہے۔اس اہتمام کے باعث امام زہریؒ کی روایات کو علم سیرت نگاری میں عظیم علمی مقام ومرتبہ حاصل ہے۔

۳۔غزوات کی تاریخ کے تعین کا اہتمام:

امام زہری کی مرویات سیرت میں ایک نمایاں خوبی یہ بھی نظر آتی ہے کہ آپ غزوات وسرایا سے متعلقہ تفصیلات بیان کرتے ہوئے اکثر اہم غزوات وسرایا کی تاریخ بتانے کا اہتمام بھی کرتے ہیں مثلاً غزوہ بنی نضیر کے بارے میں امام زہری کی روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

عبدالرزاق عن معمر عن الزهری فی حديثه عن عروة: ثم كانت غزوة بنی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نضیر وهم طائفة من اليهود، على رؤس ستة أشهر من وقعه بدر، (۳۴)

اسی طرح غزوہ احد کے حوالے سے ان کی روایت کے الفاظ یوں ہیں:

قال البيهقى أخبرنا أبو الحسين بن الفضل القطان ببغداد قال أخبرنا عبدالله بن جعفر النحوى قال حدثنا يعقوب بن سفيان قال حدثنا الحجاج بن أبى منيع قال حدثنا جدى عن الزهرى عن عروة قال ”ثم كانت وقعة أحد فى شوال على رأس سنة من وقعة بدر(۳۵)

۴۔اشعار سے استشہاد

امام زہری کی مرویات سیرت میں ابن اسحٰق، واقدی اور ابن سعد وغیرہ کی نسبت اشعار سے بہت کم استشہاد کیا ہے۔لیکن بالکلیہ اشعار مفقود نہیں ہیں بعض مقامات پر اشعار موجود بھی ہیں، جیسا کہ غزوۂ بدر کے ضمن میں امام زہریؒ روایت بیان کرتے ہیں کہ جب باقاعدہ جنگ سے پہلے مبارزت طلبی ہوئی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو قتل کر دیا جبکہ شیبہ نے سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا تب سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے شیبہ کو بھی قتل کر دیا اس موقع پر ہند بنت عتبہ نے کہا:

أياعيني جودى بمع سرب   على خير خندف لم ينقلب
تداعىٰ له رهطه غدوة   بنو هاشم و بنو مطلب
يذيقونه حر أسيانهم   يعلونه بعد ما قد ضرب(۳۶)

۵۔اہم غزوات کے شرکاء اور شہداء کے ناموں کے تفاصیل کا اہتمام:

امام زہریؒ مختلف جنگوں میں شریک ہونے والے مسلمان اور مخالف مشرکین کی تعداد اسی طرح شہداء اور مقتولین کے اعداد وشمار بھی ذکر کرتے ہیں۔غزوۂ بدر میں مسلمان شرکاء کی تعداد ۳۱۰ سے کچھ اوپر اور مشرکین کی تعداد ۹۰۰ سے ۱۰۰۰ کے درمیان ذکر کرتے ہیں مزید یہ کہ مشرکین کے ۷۰ سے زائد مقتول ہوئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے امام زہری کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

فالتقو ا ببدريوم الجمعة لسبع او ست عشرة ليلة مضت من رمضان و اصحاب رسول ا لله ثلاث مئة و بضعة عشر رجلا والمشركون بين الالف والتسع مئة فقتل منهم زيادة على سبعين مهج و اسر منهم مثل ذالك.(۳۷)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اسی طرح غزوۂ احد میں امام زہریؒ نے مسلمان شرکاء کی تعداد ۷۰۰ بتائی ہے جبکہ پہلے ہی کل لشکر کا ایک تہائی لے کر عبداللہ بن ابی الگ ہوگیا تھا جبکہ کفار مکہ کی تعداد ۳۰۰۰ تھی ان میں ۲۰۰ گھڑسوار تھے۔(۳۸)

(د)۔مغازی زہریؒ کی علمی قدر و منزلت، مقام و مرتبہ

کچھ ایسے امور ہیں جنھوں نے مغازی میں مرویات زہریؒ کو بڑی اہمیت اور مقام و مرتبہ عطا کر دیا ہے ان میں سے چند ایک پیش خدمت ہیں۔

۱۔ امام زہریؒ کا شمار ان کبار محدثین میں ہوتا ہے جنھوں نے تمسک بالاسناد کا خاص اہتمام کیا اور جب آپ نے بعض احادیث کو دیکھا جو عراق پہنچتی تھیں تو اس وقت آپ کا اسناد کا اہتمام کرنا اور بڑھ گیا۔ جیسا کہ آپ کہتے ہیں:

"یخرج الحدیث من عندنا شبرا فیرجع ذراعا.یعنی مرج العراق"(۳۹)

ہمارے ہاں سے حدیث ایک بالشت جاتی ہے اور ایک ہاتھ بن کر لوٹتی ہے یعنی عراق سے۔

آپ نے اہل شام کو یہ کہتے ہوئے سنا، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپؒ نے کہا:

اے اہل شام میں تمہاری احادیث کو دیکھتا ہوں جن کا کوئی سر پیر نہیں ہے۔(۴۰)

ایک مرتبہ اسحاق بن ابی فروہ کو مرسل روایات بیان کرتے ہوئے سنا تو غضب ناک ہوئے اور کہا:

"قاتلك الله یا ابن أبي فروة ما أجرأك علی الله،ما هذه الأحادیث التي لیس لها خطم ولا أزمة"(۴۱)

(اللہ تیرا ستیاناس کرے اے ابن ابی فروہ! تجھے اللہ کی جسارت کرنے کی جرأت کیسے ہوئی۔؟ یہ کیسی احادیث ہیں جن کا کوئی سر ہے نہ پاؤں۔

۲۔ زہریؒ کی زیادہ مرویات اھل مدینہ سے ہیں اور وہ صحابہ کرام کے ابناء (بیٹے) ہیں جنھوں نے صحابہ سے بلا واسطہ اس علم (حدیث وسیرت) کو حاصل کیا اور ان صحابہ نے نزول قرآن کا مشاہدہ کیا اور ان واقعات کو پایا اور ان میں حاضر ہوئے۔ اس امتیازی خصوصیت سے امام زہریؒ کی روایات کو مزید تقویت مل گئی ہے۔

۳۔ زہریؒ کی چند ایک روایات کے علاوہ تمام روایات دوسرے اصحاب اہل مغازی کی روایات کے موافق ہیں۔ بلکہ کبار محدثین امام احمد بن حنبلؒ، امام بخاریؒ اور مسلمؒ وغیرہ کی مرویات کے موافق ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۔ مزید یہ کہ امام زہریؒ کی روایات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر غزوات کا احاطہ کرتی ہیں اور خاص طور پر آپؐ کے ان سرایا، جن کی بڑی اہمیت ہے، کے ایک بڑے حصے پر مشتمل ہیں۔ مثال کے طور پر سریہ رجیع، سریہ بئر معونہ، سریہ قتل کعب بن الاشرف، سریہ مقتل ابن ابی الحقیق، سریہ عبداللہ بن انیس لقتل خالد بن سفیان الھذلی اور سریہ مؤتہ وغیرہ۔

خلاصہ بحث

مذکورہ بالا تحقیق سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام زہری علم سیر و مغازی کے بانیان میں سے ہیں۔ آپ نے علم سیرت کے لیے جو بنیادی ڈھانچہ فراہم کیا مابعد سیرت نگاروں نے اسی ڈھانچے پر علم سیرت کی عمارت تعمیر کی۔ آج اگرچہ ہمیں علم سیرت پر امام زہری کی کوئی مستقل کتاب میسر نہیں لیکن آپ کے تلامذہ معمر بن راشد، موسی بن عقبہ اور امام ابن اسحاق کی کتب سیرت سے اندازہ ہوتا ہے کے امام زہری اعلی مرتبے کے سیرت نگار تھے۔ آپ کا تمام علم سیرت انہی تین شاگردوں نے محفوظ کیا اور مزید اضافوں کے بعد امت تک منتقل کیا۔ آج امام زہری کی جو مرویات سیرت دیگر ذرائع سے ہمیں میسر ہیں ان کا ناقدانہ تجزیہ، ان کے ہم عصر اور ان کے ماقبل سیرت نگاروں میں ان کا مقام و مرتبہ متعین کرنے میں معاونت فراہم کرتا ہے۔ آپ کی مرویات سیرت معلومات، صحیح اعداد و شمار، واقعات کی جزئیات کی تفاصیل، برمحل قرآنی استشہاد، واقعات کی درست تاریخ اور احکام کے استنباط سے بھرپور ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑی خوبی یہ ہے کہ مرویات سیرت میں استنادی حیثیت کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ یہ سب چیزیں امام زہری کے قوی استدلال اور استقصاء پر دلالت کرتی ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حوالہ جات وحواشی

(۱) ابن سعد، محمد بن سعد منیع البصری،الطبقات الکبری،۱۵۷/۱،دار صادر ،بیروت ۱۴۱۴ھ.ابن حزم، ابو محمد علی بن محمد، جمهره انساب العرب ،ص:۱۳۰ دار الکتب العلمیه،۱۴۱۲ھ.

(۲) ابن عساکر، ابو القاسم ،علی بن الحسن ،تاریخ دمشق،ص ۴۹،دار الفکر ، بیروت،۱۴۱۵ھ.

(۳) المزی ،یوسف بن عبدالرحمان ،تهذیب الکما ل فی اسماء الرجال ، ۴۴۰/۲۶، موئسسه الرساله، بیروت،س.ن.

(۴) خلیفه بن خیاط ،تاریخ خلیفهبن خیاط ،ص:۲۱۸، دار طیبه للنشر والتوزیع،الریاض،۱۴۰۲ھ.

(۵) الذهبی محمد بن احمد بن عثمان ،سیر اعلام النبلاء ،۳۲۶/۵،موئسسه الرساله ،بیروت،۱۴۰۵ھ.

(۶) تهذیب الکمال،۴۴۱/۲۶، سیر اعلام النبلاء ،۳۲۶/۵

(۷) تهذیب الکمال،۴۴۱/۲۶

(۸) ابن خلکان،ابو العباس احمد بن محمد،وفیات الاعیان ۱۷۸/۴،دار صادر بیروت؛ تهذیب الکمال،۴۴۱/۲۶،تاریخ دمشق،ص ۴۹ فی ترجمه الزهری.

(۹) الطبقات الکبری،۱۵۷/۱

(۱۰) البخاری ،محمد بن اسماعیل ،التاریخ الکبیر ۲۲۰/۱موئسسه الکتب الثقافیه .بیروت.

(۱۱) التاریخ الکبیر،۳۵/۵

(۱۲) الطبقات الکبری،۱۳۱/۲

(۱۳) الطبقات الکبری،۳۸۸/۲

(۱۴) تهذیب الکمال،۴۴۹/۹

(۱۵) الطبقات الکبری،۳۸۸/۲

(۱۶) الفسوی ،یعقوب بن سفیان ،المعرفه والتاریخ ۶۲۱/۱،موئسسه الرساله،بیروت.

(۱۷) الطبقات الکبری ،۱۷۴/۱

(۱۸) الطبقات الکبری ،۱۷۸/۱

(۱۹) المعرفه والتاریخ ۳۴۷/۱

(۲۰) الاصبهانی ،ابو نعیم احمد بن عبدالله ،حلیةالاولیاء، ۳۶۰/۳، دار الکتاب

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

العربی،بیروت،۱۴۱۳ھ.
(۲۱) التاریخ الکبیر ۵/۲ (۲۲) الطبقات الکبری ، ۳۱/۱۳
(۲۳) السهیلی ،ابوالقاسم عبدالرحمان بن عبدالله ،الروض الانف،۲۱۴/۲،دار الفکر، بیروت.
(۲۴) ابو زرعه الدمشقی،تاریخ ابی زرعه، ۳۷۵/۳
(۲۵) ابن الاثیر ،ابوالحسن علی بن محمد ،اسد الغابه فی معرفه الصحابه ،۳۷۷/۲،دار الشعب ، قاهره.
(۲۶) ابن کثیر،ابوالفداء اسماعیل بن کثیر، البدایه و النهایه ، ۲۴۹/۸،مکتبه المعارف،بیروت.
(۲۷) حاجی خلیفه ،مصطفی بن عبدالله ،کشف الظنون ، ۷۴۷/۲،دار الفکر ،بیروت،۱۴۰۸ھ.
(۲۸) مبارک پوری،قاضی اطہر،تدوین سیر ومغازی،ص:۱۸۹،بیت الحکمت،لاہور،۲۰۰۵ء۔
(۲۹) تدوین سیر ومغازی ص:۱۹۰
(۳۰) الأنفال ۸:۵۸
(۳۱) الواقدی، محمد بن عمر الواقد الاسلمی، کتاب المغازی ،۷۷/۱، مطبعة جامعة اوکسفرآکسفورد .
(۳۲) الممتحنه ۶۰:٤
(۳۳) الصنعانی ،عبدالرزاق بن همام ،تفسیرالقران، ۲۸۶/۲، مکتبه الرشد،بیروت.
(۳۴) الصنعانی ،عبدالرزاق بن همام ،المصنف ، ۳۵۷/۵،رقم الحدیث:۹۷۳۲،نیشاپوری ، المستدرك علی الصحیحین، ۴۸۲/۲،دار الکتاب العربی،بیروت.
(۳۵) بیهقی،ابوبکر احمد بن حسین،دلائل النبوۃو معرفه احوال صاحب الشریعه، ۲۰۱/۳،دار الکتب العلمیه، بیروت
(۳۶) دلائل النبوة للبیهقی ۳۴۵/۳
(۳۷) مصنف عبدالرزاق، ۳۴۸/۵،رقم الحدیث۹۷۲۶
(۳۸) دلائل النبوة للبیهقی ۲۲۰/۳ (۳۹) المعرفه و التاریخ ،۶۱۲/۱،۷
(۴۰) تاریخ دمشق ، ص:۱۰۴ ترجمه زهری
(۴۱) الطبقات الکبری، ۱۷۹/۲

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.